روزنامہ الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۴۳-۷۸ نمبر ۲۶۹ | منگل ۱۵- جمادی الثانی ۱۴۱۴ھ ' ۳۰- نبوت ۱۳۷۲ ہش ' ۳۰- نومبر ۱۹۹۳ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت کے سب افراد آپس میں ایک ہو جائیں

کسی جماعت کی ترقی کے لئے اس بات کی ضرورت ہوتی ہے کہ اس کے سب افراد آپس میں ایک ہو جائیں۔ جب تک کوئی جماعت فرد واحد کی طرح نہیں ہو جاتی ترقی نہیں کر سکتی خواہ وہ جماعت دینی ہو یا دنیوی۔ کیونکہ تمام کامیابیوں اور ترقیوں کے لئے خدا تعالیٰ نے یہ قاعدہ جاری کیا ہوا ہے کہ جب تک ساری جماعت ایک نہ ہو جائے۔ لڑنا جھگڑنا۔ دشمنی و نفاق حسد او کینہ 'بغض اور عداوت کو چھوڑ نہ دے اس وقت تک ترقی نہ کرے۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

فرمایا: اصل بات یہ ہے کہ سب امور خدا تعالیٰ کی موہبت ہیں۔ اکتساب کو ان میں دخل نہیں۔ توجہ اور رقت بھی خدا تعالیٰ کے ہاں سے نازل ہوتی ہے۔ جب خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ کسی کے لئے کامیابی کی راہ نکال دے 'تو وہ داعی کے دل میں توجہ اور رقت ڈال دیتا ہے 'مگر سلسلہ اسباب میں ضروری ہوتا ہے کہ داعی کو کوئی محرک شدید جنبش اور حرکت دینے والا ہو۔ اس کی تدبیر بجز اس کے اور کوئی نہیں کہ مستدعی اپنی حالت ایسی بنائے کہ اضطراراً" داعی کو اس کی طرف توجہ ہو جائے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۲۱۵)

یہ ضروری ہے کہ کلام الٰہی کے ساتھ ہمارا تعلق ہو

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

"کلام الٰہی" کی محض تلاوت کافی نہیں ہے بلکہ اس کے لئے یہ ضروری ہے کہ "کلام الٰہی" کے ساتھ ہمارا تعلق ہو۔ پھر اس کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ ہم "کلام الٰہی" کا اثر قبول کریں۔ یہ کوئی جادو یا ٹونہ نہیں ہے کہ آپ نے اس کی تلاوت کی اور اس کا آپ کو فائدہ پہنچ گیا۔ گو "کلام الٰہی" سراپا برکت ہے اس کے پڑھنے سے کچھ نہ کچھ برکت مل جائے گی۔ اس سے تو انکار نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن وہ برکت نہیں ملے گی جس کے لئے "کلام الٰہی" کا نزول ہوا تھا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں جن کی میں نے ابھی تلاوت کی ہے "کلام الٰہی" کا اثر قبول کرنے کے لئے دو بنیادی باتیں بتائی ہیں ایک خشیت اللہ کا ہونا اور دوسرے محبت الٰہی کا دل میں پایا جانا۔ جہاں تک خشیت اللہ کا تعلق ہے عربی زبان میں صرف خوف یا ڈر کا نام خشیت نہیں ہے بلکہ اس خوف کو خشیت کہتے ہیں جو کسی کی عظمت اور جلال کے عرفان کے بعد دل میں پیدا ہوتا ہے یعنی کسی کی عظمت اور جلال کی معرفت کے بعد اس کا خوف کھانا "خشیت" کہلاتا ہے۔ پھر اسی طرح محبت سے مراد دنیوی محبت نہیں بلکہ خدا تعالیٰ سے جب محبت کا تعلق ہو تو اسے محبت الٰہی کہتے ہیں اور محبت 'اللہ تعالیٰ کی جمالی صفات کے نتیجہ میں اور اس کے احسان کو دیکھ کر دلوں میں پیدا ہوتی ہے۔ چنانچہ حضرت نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیا ہے کہ میں صرف اللہ کی عبادت کروں۔ عربی محاورہ اور اردو ترجمہ کے لحاظ سے عبادت کا مطلب یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے حضور تذلل اور فروتنی اختیار کروں۔ غرض عربی لغت میں عبادت کے معنے "انتہائی تذلل" کے ہوتے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیا کہ صرف اللہ تعالیٰ کے سامنے انتہائی تذلل اور فروتنی کی راہوں کو اختیار کیا جائے۔ مگر یہ تذلل اسی وقت نفس انسانی میں پیدا ہوتا ہے جب اللہ تعالیٰ کی جلالی صفات اور اس کی عظمت کا عرفان ہو اس کے بغیر تذلل اختیار نہیں کیا جا سکتا۔ در حقیقت اللہ تعالیٰ کی اس قدر عظمت اور جلال ہے کہ جب لوگ ان صفات کو پہچاننے لگتے ہیں تو ان کا سر پھر بامر مجبوری ہی اٹھتا ہے ورنہ جھکا ہی رہتا ہے۔

(از خطبہ ۳۰- جون ۱۹۷۲ء)

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں :-

"میں نے اپنے وسیع تجربے میں دیکھا ہے کہ ایشیا میں خصوصیت کے ساتھ یہ عادت بہت زیادہ پائی جاتی ہے۔ کہ ایک چیز کا اندازہ لگا کر اس کو واقعات کے طور پر بیان کر دیتے ہیں۔۔۔ اس لئے اس بات کی بچپن سے عادت ڈالنی چاہئے کہ جتنا علم ہے اس کو علم کے طور پر بیان کریں۔ جتنا اندازہ ہے اس کو اندازے کے طور پر بیان کریں۔ اور اگر بچپن میں آپ نے یہ عادت نہ ڈالی تو بڑے ہو کر پھر دوبارہ بڑی عمر میں اسے رائج کرنا بہت مشکل کام ہوا کرتا ہے۔"

(فرمودہ ۱۰/ فروری ۱۹۸۹ء)

درخواست دعا

محترم صاحبزادہ مرزا رفیق احمد صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ

ان کی بیٹی عزیزہ محمودہ رحمٰن کے خسر مکرم شیخ لطف الرحمان صاحب انگلستان میں شدید بیمار ہیں۔ حالت تشویش ناک ہے۔ ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب کرام سے ان کی صحت یابی کے لئے خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے۔

اعلان

○ مورخہ ۹۳-۱۲-۳ بروز جمعۃ المبارک بوقت ساڑھے آٹھ بجے صبح تیز پیدل چلنے کا مقابلہ ہو رہا ہے۔ جس میں صرف خدام شمولیت کر سکتے ہیں۔ تمام خدام بھائیوں سے درخواست ہے کہ وہ ٹھیک ۸ بجے بیت المہدی کے مین گیٹ کے سامنے پہنچ جائیں ساڑھے آٹھ بجے مقابلہ شروع ہو جائے گا۔ اول دوم سوم آنے والے خدام کو انعامات دیئے جائیں گے۔

پریذیڈنٹ ٹیلنٹ سکالر شپ ۹۵-۱۹۹۳ء

یونیورسٹی گرانٹس کمیشن اسلام آباد نے ۹۵-۱۹۹۳ء کے سیشن کے لئے بی ایس سی کے لئے ایک سو اور ایم ایس سی کے لئے ۸۰ سکالرشپس کا اعلان کیا ہے۔

یہ وظائف درج ذیل مضامین کے لئے ہونگے۔

کیمسٹری۔ فزکس۔ باٹنی۔ زوالوجی۔ مائیکرو بیالوجی۔ بائیوکیمسٹری۔ ریاضی۔ شماریات۔ اکنامکس اور کمپیوٹر سائنس۔

وظیفہ کی مقدار بی ایس سی کے طلباء کے لئے ۴۰۰/= روپے ماہوار اور ایم ایس سی کے

باقی صفحہ ۷ پر

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
دو روپیہ

۳۰ / نبوت ۱۳۷۲ ہش
۳۰ / نومبر ۱۹۹۳ء

مصائب کی حقیقت

کوئی نہیں چاہتا کہ اسے مصیبت کا سامنا ہو۔ ہر شخص یہی دعا مانگتا ہے کہ اس کی راہ میں کوئی مصیبت نہ آئے اسکی زندگی اس طرح رواں دواں رہے کہ کوئی روک نہ پیش آئے۔ اور ایسی روک تو ہرگز نہ آئے جو اس کے لئے تکلیف کا بھی باعث ہو۔ لیکن یہ بات کسی کے اختیار میں نہیں ہے۔ کہ وہ یقین کے ساتھ ایسا کر سکے۔ زندگی خوشی اور غم کا مرکب ہے۔ خوشی بھی آتی ہے اور غم بھی آتا ہے۔ آسانی بھی ملتی ہے اور مشکل بھی۔ اور مشکل مصیبت کا رنگ بھی اختیار کر سکتی ہے۔

اگر مصیبت آجائے تو انسان ہاتھ پاؤں مارتا ہے کہ اس سے چھٹکارا ملے۔ کبھی اسے جلد کامیابی ہو جاتی ہے اور کبھی وہ دیر تک مصیبت میں بتلا رہتا ہے۔ یہ زندگی کے وہ حقائق ہیں جن کا انکار ممکن نہیں اور گریز بھی نہیں کیا جاتا۔

کہا جا سکتا ہے کہ مصیبت ہے تو تکلیف دہ امر۔ لیکن اس کے فوائد بھی ہیں۔ مصیبت انسان کی آنکھیں کھول دیتی ہے۔ زندگی کے کئی زاوئے جو پردے میں تھے کھل کر سامنے آجاتے ہیں۔ اسے ایسا تجربہ حاصل ہو جاتا ہے کہ نہ صرف اس کے بلکہ دیگر دوستوں کے بھی کام آتا ہے۔ انسان کو گرتے وقت سنبھلنا آجاتا ہے اور وہ زیادہ محتاط ہو جاتا ہے۔

اگر صاحبِ ایمان ہو تو مصیبت کو خوشی سے برداشت کرلیتا ہے۔ اس کی نظریں پہلے سے زیادہ خدا کی طرف لگ جاتی ہیں۔ اسے اس بات کا یقین ہو جاتا ہے کہ حقیقی سہارا صرف اور صرف خدا تعالیٰ کی ذات ہے۔ وہ اس سے مدد مانگتا ہے۔ اور اگرچہ مدد مانگنے ہی سے اس کے دل کو بشاشت مل جاتی ہے۔ سکون میسر آجاتا ہے۔ لیکن اگر وہ دعا قبول ہو جائے تو اس کا تعلق خدا تعالیٰ سے اور بھی بڑھ جاتا ہے۔ اور چونکہ اس زندگی کا مقصد ہی یہ ہے کہ خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کیا جائے اور اسے بڑھایا جائے۔ تو کہا جا سکتا ہے کہ مصائب اس سلسلہ میں بہت مفید ثابت ہوتے ہیں۔ دعا کی قبولیت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا چہرہ نظر آنے لگتا ہے۔ اس سے پیار بڑھتا ہے اور اس کا قرب حاصل ہو جاتا ہے۔

مصائب آخر بے فائدہ تو نہیں۔

هر اسیرِ راہِ مولا صاحبِ ایمان ہے
اور یہ سب جانتے ہیں دین اس کی جان ہے
ہے حفاظت میں خدا کی رات دن، صبح و مسا
ابتلائے حق نما کی بس یہی پہچان ہے

ابوالاقبال

○

سرِ فلک جو ستارے چمکتے رہتے ہیں
یہ داغِ دل ہیں جو شب بھر دمکتے رہتے ہیں

نہیں ہیں حاصلِ الفت ترا تو پھر کیا ہیں
یہ لعل جو سرِ مژگاں ڈھلکتے رہتے ہیں

وہی ہُبل وہی عزیٰؔ وہی جبینِ نیاز
فسانہ ایک ہے عنواں بدلتے رہتے ہیں

ہزار دار و رسن ہو ہزار تیغ و کفن
کچھ ایسے ہیں کہ أناالحق ہی کہتے رہتے ہیں

تمہاری یاد کے کچھ پھُول میرے پاس بھی ہیں
سُدا بہار ہیں یہ گُل مہکتے رہتے ہیں

کسی کسی ہی کو ملتا ہے ناقۂ محبوب
وگرنہ دشت میں لاکھوں بھٹکتے رہتے ہیں

کبھی مِلیں تو جنابِ نصیر سے پُوچھو
وہ عندلیبِ غزل کیوں چہکتے رہتے ہیں

نصیر احمد خان

تم خوب یاد رکھو کہ دین کی عزت کوشش سے نہیں ملتی بلکہ اسی کے لئے ہوتی ہے جو اللہ کے لئے اپنے آپ کو ذلیل کرے اور اللہ کے لئے رسوائی قبول کرے جو ایسا نہیں کرتا وہ کبھی عزت نہیں پا سکتا۔ ہمیں کام کرنے والے انسان چاہئیں اگر کسی کام کرنے والے میں کوئی نقص ہے تو بجائے اس کے کہ اسے توڑنے کی کوشش کی جائے۔ خود اس کی مدد کے لئے کھڑا ہونا چاہئے اگر کسی گھر کی دیوار گرنے لگے تو جب تک بالکل ہی مایوسی نہ ہو جائے اس کے نیچے ستون رکھے جاتے ہیں لیکن کس قدر افسوس ہے کہ دین کے کاموں میں یہ کوشش کی جائے کہ جس میں کوئی نقص ہو اسے توڑ دیا جائے۔ توڑنے کی اس وقت ضرورت پڑتی ہے جبکہ اس کے کام آنے کی کوئی امید نہ رہے۔ اگر کسی میں کمزوری ہے تو اس کی مدد کرو۔ اگر کوئی تھوڑا کام کر سکتا ہو تو اس کے ساتھ مل کر کام پورا کر دو لیکن جو یہ چاہتا ہے کہ دوسروں کی ذلیل کر کے آپ عزت حاصل کرے وہ ذلیل ہو جائے گا۔ پہلوں کے لئے بھی یہ بات ٹھوکر کا موجب ہوئی ہے اب بھی اگر کوئی اس طرح کرے گا خدا اس کو بھی نکال دے گا۔ خدا کو نہ ان کی پرواہ تھی اور نہ اب کسی کی ہے۔ ہمارا سلسلہ نہ پہلے بندوں کے سہارے چلا ہے اور نہ اب چلے گا پہلے بھی خدا ہی چلاتا تھا اور اب بھی خدا ہی چلائیگا۔ حضرت امام جماعت الثانی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت الثانی۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے

علمی مسائل

فرماتا ہے کفار کی عقل تو ایسی ماری گئی ہے کہ انہوں نے خدا کے سوا اور معبود بنا لئے ہیں۔ جو پیدا تو کچھ نہیں کرتے ہاں آپ پیدا کئے جاتے ہیں۔ اور خود اپنی ذات کے لئے بھی ضرر اور نفع کی کوئی طاقت نہیں رکھتے۔ اور نہ موت اور زندگی اور دوبارہ جی اٹھنا ان کے ہاتھ میں ہے۔

یہاں اللہ تعالیٰ نے معبودانِ باطلہ کی تردید میں بعض اور دلائل دئے ہیں۔ فرماتا ہے کہ انہیں پہلی بات تو یہ سمجھنی چاہئے کہ خدا تعالیٰ کے لئے خالق ہونا ضروری ہے مگر یہ لوگ جن کو معبود قرار دیتے ہیں ان میں سے کسی کے متعلق بھی ثابت نہیں کر سکتے کہ وہ خالق تھا۔ عیسائیوں نے حضرت مسیح علیہ السلام کی طرف اس قسم کے معجزات تو منسوب کر دئے ہیں کہ وہ مردے زندہ کر دیا کرتے تھے۔ لیکن انہیں خالق قرار دینے کی عیسائیوں کو بھی جرات نہیں ہوئی البتہ مسلمانوں میں سے بعض نادانوں نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ حضرت مسیحؑ پرندے پیدا کیا کرتے تھے حالانکہ اگر وہ پرندے پیدا کیا کرتے تھے۔ تو پھر وہ پرندے ہیں کہاں۔ اور آیا ان کی نسل بھی چلی تھی یا نہیں۔ اور اگر چلی تھی تو یہ کیوں کر پتہ لگ سکتا ہے کہ فلاں پرندے مسیح کے پیدا کردہ ہیں اور فلاں خدا کے۔ بہر حال خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ سب ڈھکوسلے ہیں۔ ان معبودانِ باطلہ میں سے کوئی بھی ایسا نہیں جس نے کوئی چیز پیدا کی ہو۔ پس انہیں معبود قرار دینا اپنی حماقت اور نادانی کا ثبوت پیش کرنا ہے۔

دوسری دلیل اللہ تعالیٰ نے یہ دی کہ وہ نہ صرف خالق نہیں بلکہ مخلوق ہیں یعنی وہ خود پیدا کئے گئے ہیں اور جن میں اس قدر احتیاج الی الغیر پائی جاتی ہو کہ جب تک کوئی اور ہستی انہیں پیدا نہ کرتی وہ اس دنیا میں آ بھی نہیں سکتے تھے انہوں نے خدائی کیا کرنی ہے۔ کیا خدا تعالیٰ کو بھی کوئی پیدا کیا کرتا ہے۔ اور جب تمہیں نظر آتا ہے کہ جن ہستیوں کو یہ لوگ خدا تعالیٰ کا شریک قرار دیتے ہیں وہ سب کی سب مخلوق ہیں حضرت مسیح علیہ السلام بھی مریم کے پیٹ سے پیدا ہوئے اور بہاء اللہ جن کو مدعی الوہیت قرار دیا جاتا ہے وہ بھی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوئے۔ اسی طرح وہ تمام پیر اور فقیر اور سجادہ نشین جن کی قبروں پر سجدہ کیا جاتا ہے وہ بھی اپنی اپنی ماؤں کے پیٹ سے ہی پیدا ہوئے تو وہ خدا کس طرح ہوئے یا ان کی قبروں پر سجدہ کرنا کس طرح جائز ہو گیا۔

پھر ایک اور دلیل اللہ تعالیٰ ان کے خلاف دیتا ہے اور فرماتا ہے کہ یہ لوگ جن کو تم معبود قرار دیتے ہو ان کی تو یہ حالت ہے کہ زندگی بھر نہ تو ان میں یہ طاقت تھی کہ کسی دکھ اور تکلیف سے اپنی خدائی کی وجہ سے بچ سکتے اور نہ ان میں یہ طاقت تھی کہ بغیر خارجی ذرائع کی امداد کے کوئی نفع حاصل کر سکتے۔ اگر یہ دکھوں سے بچتے تھے تو بیرونی ذرائع کی امداد سے اور اگر نفع حاصل کرتے تھے تو بیرونی اسباب کے ذریعہ۔ پھر جو لوگ اس قدر کمزور تھے کہ وہ بات بات میں دوسرے ذرائع اور اسباب کے محتاج تھے ان کو خدا قرار دینا کتنی کوتاہ عقلی اور نادانی کا ثبوت پیش کرنا ہے۔ حضرت مسیح ناصری کو ہی دیکھ لو اگر ضرر سے بچنے کی ان میں طاقت ہوتی تو دشمن انہیں صلیب پر کیوں چڑھاتا۔ اور کیوں انہیں کہنا پڑتا کہ ایلی ایلی لما سبقتنی۔ یعنی اے میرے خدا اے میرے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا۔ (متی باب ۲۷ آیت ۴۶) اور اگر اپنے لئے وہ ہر قسم کا آرام اور فائدہ اپنے زور بازو سے حاصل کر سکتے تھے تو جب شیطان انہیں جنگل میں آزمانے کے لئے لے گیا تو وہ چالیس دن بھوکے کیوں رہے اور کیوں انہوں نے یہ کہا کہ "آدمی صرف روٹی سے ہی جیتا نہ رہے گا۔ بلکہ بات سے جو خدا کے منہ سے نکلتی ہے۔" (متی باب ۴ آیت ۴) اگر ان میں یہ طاقت تھی کہ وہ اپنے آپ کو فائدہ پہنچا سکتے تو چالیس دن کا فاقہ انہیں کیوں برداشت کرنا پڑتا۔ حقیقت تو یہ ہے کہ یہ ایک کشف تھا جس کو عیسائیوں نے ظاہر پر محمول کر لیا۔ ورنہ اگر وہ حضرت مسیحؑ کو واقعہ میں پہاڑ پر لے جاتا تو لوگوں کو شیطان بھی نظر آتا۔ اور ان کا پہاڑ پر جانا بھی نظر آتا۔ اور پھر حواری ان کو اکیلا کس طرح چھوڑ دیتے لازماً وہ بھی ساتھ جاتے پس درحقیقت یہ ایک کشف یا خواب کا نظارہ تھا جس کو ظاہر پر معمول کر کے مضحکہ خیز بنا دیا گیا ہے۔ اسی طرح حضرت مسیحؑ نے ایک موقعہ پر کہا کہ "لومڑیوں کے بھٹ ہوتے ہیں اور ہوا کے پرندوں کے گھونسلے۔ مگر ابن آدم کے لئے سر دھرنے کی بھی جگہ نہیں" (متی باب ۸ آیت ۲۰) اس فقرہ میں بھی حضرت مسیحؑ نے اپنے عجز اور بیچارگی کا اظہار کیا ہے اور بتایا ہے کہ میرے لئے تو دنیا میں سر چھپانے کی بھی جگہ نہیں۔ اور جس شخص کی یہ کیفیت ہو اس کے متعلق یہ کس طرح تسلیم کیا جا سکتا ہے۔ کہ وہ اپنے اندر خدائی صفات رکھتا تھا۔ پھر فرماتا ہے۔ یہ لوگ نہ موت کے مالک ہیں نہ زندگی کے اور نہ پھر جی اٹھنے کے۔ موت و حیات کے لحاظ سے اشیا کے تین درجے ہی ہوتے ہیں۔ (۱) عدم حیات یعنی موت۔ (۲) حیات بالقوہ یعنی حیات (۳) حیات بالفعل یعنی نشور۔ مگر چونکہ یہاں معبودانِ باطلہ کا رد کیا جا رہا ہے اس لئے وہ "موت کے مالک نہیں ہوتے" میں اس طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ اگر یہ لوگ اپنے اندر خدائی طاقتیں رکھتے تو کم از کم موت سے ہی بچ جاتے۔ مگر ان میں سے ہر معبود کہلانے والا موت کا شکار ہوا۔ اور عیسائیوں نے تو اپنے بنیادی عقیدوں میں ہی شامل کر لیا کہ مسیح تین دن مر کر جہنم میں رہا (پطرس باب ۳ آیت ۱۸، ۲۰ تفسیر بائبل مصنفہ میتھیو پول جلد ۳ صفحہ ۹۱۱) پس جب موت کے زبردست ہاتھ سے بھی ان کی روحیں آزاد نہیں تھیں تو وہ خدا کس طرح ہوئے۔

پھر ان کی زندگیوں کو دیکھو تو قدم قدم پر معلوم ہو گا کہ وہ ایک بالا قانون کے تابع تھے۔ اور تمام بنی نوع انسان کی طرح کھانے پینے کے محتاج تھے۔ بیماریوں کا شکار ہوتے تھے۔ مشکلات میں مبتلا ہوتے تھے۔ اور جب ان کی زندگیاں بتا رہی ہیں کہ انہوں نے اپنی تمام عمر احتیاج میں گزاری تو ان کو خدا قرار دینا کس طرح درست ہو سکتا ہے۔

اس کے بعد فرماتا ہے کہ انہیں تو یہ بھی معلوم نہیں کہ وہ کب اٹھائے جائیں گے یعنی نہ تو نفع کے حصول اور ضرر سے اجتناب پر ان کو کوئی قدرت حاصل تھی۔ نہ موت کے پنجہ سے وہ چھوٹ سکے۔ نہ زندگی کے ایک ایک لحہ اور ثانیہ میں وہ لوگ خدا تعالیٰ کے مقرر کردہ قانون سے آزاد ہوئے بلکہ انہیں تو یہ بھی معلوم نہیں کہ وہ کب اٹھائے جائیں گے یعنی غیب پر بھی ان کو کوئی دسترس حاصل نہیں جیسا کہ حضرت مسیحؑ نے کہا کہ "اس دن یا اس گھڑی کی بابت کوئی نہیں جانتا۔ نہ آسمان کے فرشتے نہ بیٹا مگر باپ" (مرقس باب ۱۳ آیت ۳۲، ۳۳) پس جب کہ کوئی ایک بات بھی ان میں خدائی کی نہیں پائی جاتی تو انہیں خدا تعالیٰ کی وحدانیت کے مقابلہ میں کھڑا کرنا کیسے جائز ہو سکتا ہے۔

دین حق نے علاج گناہ کے متعلق کہ گناہ پیدا ہونے کے بعد اس کا علاج کس طرح کیا جائے کے سوال سے پہلے یہ سوال اٹھایا ہے کہ کیا احتیاط کی جائے کہ گناہ پیدا ہی نہ ہونے پائے۔ اور اس میں کوئی شک نہیں کہ اس سوال کے جواب میں گناہ کے دور کرنے کی کنجی ہے۔ کپڑے کے میلا ہو جانے کے بعد اس کے دھونے سے کیا یہ بہتر نہیں کہ ہم ایسی تدبیر اختیار کریں کہ وہ میلا ہی نہ ہو۔ اس میں کیا شک ہے کہ یہ سب سے بہتر اور ضروری امر ہے۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ دین حق نے دوسرے مذاہب کے برخلاف صرف اسی طرف توجہ نہیں دلائی کہ گناہ کا قلع قمع کس طرح کیا جائے بلکہ اس طرف بھی توجہ دلائی ہے کہ سب سے پہلے یہ کوشش کرو کہ گناہ پیدا ہی نہ ہو۔ جب لوگ یہ کہتے ہیں کہ فلاں اب گناہ کرنے لگا ہے تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ گناہ کا بیج جو اس کے اندر تھا وہ درخت بن کر ظاہر ہو رہا ہے۔ ورنہ کیا یہ ہو سکتا ہے کہ بیج نہ ہو اور درخت پیدا ہو جائے۔

ہرگز نہیں۔ اگر گناہ کی قابلیت پہلے ہی نہ تھی تو پھر وہ بالغ ہونے پر کہاں سے آ گئی۔ پس اصل بات یہ ہے کہ گناہ بچپن سے پیدا ہوتا ہے اور ہر ایک بدی بلوغ سے پہلے انسان کے دل میں جاگزیں ہو جاتی ہے۔ بلکہ بعض دفعہ تو پیدا ہونے سے بھی پہلے بعض بدیوں کی ابتدا شروع ہو جاتی ہے۔ جب ایک شخص بالغ ہو جاتا ہے اور علماء کہتے ہیں اسے بدیوں سے بچاؤ تو اس وقت وہ شخص پورے طور پر شیطان کے قبضے میں جا چکا ہوتا ہے۔ میرے اس کہنے کا یہ مطلب نہیں کہ اس میں سب بدیاں پائی جاتی ہیں بلکہ یہ ہے کہ اس میں گناہ کی طاقت اور ان کا شکار ہو جانے کا میلان پیدا ہو چکا ہوتا ہے۔ میں پہلے بتا چکا ہوں کہ اخلاق مادہ کی چند خاصیتوں سے پیدا ہوتے ہیں وہی میلان اگر بچپن میں خراب ہو جائیں تو گو بچہ بالکل بے گناہ نظر آئے۔ مگر اس کے اندر گناہ کے ارتکاب کا پورا سامان موجود ہو گا۔

اب ذرا سوچو تو سہی کہ گناہ کہاں سے پیدا ہوتا ہے کیا گناہ ورثے سے نہیں پیدا ہوتے وہ قومیں جو کوئی خاص کام کرنے والی ہوتی ہیں اس قسم کا میلان ان کی اولاد میں پایا جاتا ہے۔ ایک ایسی قوم جس میں نسلاً بعد نسلٍ بہادری کی روح نہ ہو اور اسے بہادر بنانے کی کوشش کی جائے وہ لڑائی کے وقت ضرور بزدلی دکھائے گی۔ یا ویسی بہادری نہیں اس سے ظاہر ہو گی جیسی کہ ایک اصلی بہادر قوم سے ظاہر ہو گی۔ تو گو اس قسم کی باتوں کی اصلاح ہو سکتی ہے مگر پھر بھی ورثہ کا اثر ہوتا ہے۔

اسی طرح گناہ، لالچ غصہ ڈر محبت خواہش کی زیادتی وغیرہ سے پیدا ہوتا ہے۔ اب غور

باقی ص۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سید سجاد احمد

حروف کی ماہیت

دنیا کی تمام کتب رسائل و جرائد اور اخبارات وغیرہ خواہ وہ کسی بھی زبان میں ہوں حروف پر مشتمل ہوتے ہیں۔ گفتگو' اظہار بیان۔ خط و کتابت کا ذریعہ بھی حروف ہی ہیں۔ یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ حروف کیا ہیں۔ ان کی ماہیت کیا ہے۔ قلم اور قوت بیانیہ نے انہیں کہاں سے حاصل کیا اور کس طرح اس کا علم انسان کو دیا گیا۔ اس سلسلہ میں علامہ بونی اپنی کتاب شمس المعارف میں بحوالہ بحرالوقوف لاحمد البونی فرماتے ہیں:۔

"پہلی کتاب جو آدم علیہ السلام پر نازل ہوئی وہ حروف معجم ہیں"

اور علامہ موصوف نے حروف معجم کی تعریف میں لکھا:۔

"جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حروف معجم کے متعلق سوال کیا گیا تو آپؐ نے فرمایا حروف معجم الف۔ ب۔ ت۔ ث۔ ۔۔۔۔۔۔۔ الخ ہیں"

صاحب قاموس فرماتے ہیں:۔

"لفظ حروف کا اطلاق حرف لغوی یعنی حرف ہجا پر ہے جو کلمہ کا مادہ ہے۔ حرف کی جمع احرف اور حروف ہے۔ اور یہ عربی زبان کا لفظ ہے"

حروف ہجا کو حروف تہجی۔ حروف مبانی۔ حروف معجم۔ حروف منفردہ۔ مفردات۔ حروف منفصلہ اور مقطعات بھی کہتے ہیں انگریزی میں انہیں Alphabet کہا جاتا ہے۔

حروف ہجا اپنا ایک الگ لغوی مفہوم بھی رکھتے ہیں مثلاً ا (الف) کے لغوی معنی ہیں مرد سخی فضائل میں یکتا۔ اور ت (التّاءُ) وہ نرم مٹی جو کھجلی والے اونٹ پر ملی جائے۔ اسی طرح آخر تک ہر حرف کا لغوی مفہوم اہل تحقیق نے لکھا ہے۔

سیدنا حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے اپنی کتاب منن الرحمٰن میں فرمایا ہے کہ عربی زبان کا ایک ایک حرف بھی معنی رکھتا ہے لیکن یہ حروف تہجی یا حروف ابجد نہیں ہیں لفظ ہیں جو صَرف میں صرف ایک ہی حرف رہ گیا۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ نے انہیں لفظ ہی قرار دیا ہے۔ فرمایا:۔

"اسی طرح بہت سے الفاظ ایسے ہیں کہ صرف وہ ایک ہی حرف ہے"

(منن الرحمٰن صفحہ ۴ محررہ اپریل مئی ۱۸۹۵ء)

ایک بامعنی حرف کی مثالیں یہ ہیں۔ قِ۔ نگہ رکھ۔ لِ۔ نزدیک ہو۔ نِ۔ سست ہو جا۔ وغیرہ۔ علامہ بونی نے شمس المعارف الکبریٰ میں فرمایا ہے:۔

یقیناً ہر ایک امت کا بھید اس کی کتاب میں ہے اور کتاب اللہ کا بھید حروف ہیں اور حروف مختلف اشکال رکھتے ہیں"۔

شیخ محی الدین ابن عربی نے فتوحات مکیہ میں ارشاد فرمایا کہ:۔

"یقیناً حروف الفاظ کے آئمہ ہیں اور راس پر حفاظ کی زبانیں گواہی دیتی ہیں"

متعدد دیگر معتبر کتب کے حوالہ جات سے یہ امر ثابت ہے کہ عربی زبان کے حروف تہجی سب سے پہلے اول البشر حضرت آدم علیہ السلام پر نازل ہوئے اور یہ وہی حروف ہیں جن کا ذکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور وہ حروف یہ ہیں۔

اَبِتَثٌ۔ جَجِخُذٌ۔ ذَرِزُشٌ۔ شَصِضُطٌ۔ ظَعِغُفٌ۔ قَکِلُمٌ۔ نَوِہِیٌ۔ یہ سات کلمے ہیں اور ہر کلمہ چار حروف کا مجموعہ ہے اس طرح کل ۲۸ حروف بنتے ہیں۔

لیکن شیخ علی دُدّہ کتاب محاضرۃ الاوائل و مسامرۃ الآواخرمیں تفسیر الفصول کے حوالہ سے حروف تہجی کی تعداد ۲۹ بتاتے ہیں۔ انہوں نے لکھا ہے کہ:۔

"پہلی چیز جو حضرت آدم علیہ السلام پر ماہ رمضان کی پہلی رات میں نازل ہوئی وہ دس صحیفے تھے اور ان میں سورہ حروف مقطعہ بھی تھا۔ اور ان صحیفوں میں ۲۹ حروف تھے"۔

علامہ بونی نے مزید تشریح کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:۔

"چونکہ یہ حروف عربی تھے اس لئے آپ نے ان کا نام عربی حروف رکھا۔ اور ان میں تمام نازل شدہ کتابوں اور صحیفوں کے اسرار ہیں اور ان اسرار کے علاوہ مزید اسرار ہیں۔ لیکن ابجد سریانی ہے"۔

شیخ الحدیث علامہ جلال الدین سیوطی نے کتاب المظہر میں بھی ان حروف کو جو حضرت آدم علیہ السلام پر پہلی دفعہ نازل ہوئی عربی حروف تسلیم کیا ہے۔ لکھتے ہیں۔

"عبد الملک بن الحبیب نے فرمایا کہ سب سے پہلی زبان جس کے ساتھ حضرت آدم علیہ السلام جنت سے اترے وہ عربی تھی زمانہ دراز کے بعد تحریف ہو کر سریانی ہو گئی"۔

پس ماحصل یہ کہ حروف تہجی عربی کا معلم اور منزل اللہ تعالیٰ جل جلالہ و عم نوالہ ہے اور ابوالبشر حضرت آدم علیہ السلام وہ پہلے انسان ہیں جن پر حروف عربیہ نازل ہوئے اور ان حروف کے اسرار و رموز ان پر کھولے گئے۔ ان حروف کی صراحت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی۔

حضرت محی الدین ابن عربی اپنی مشہور کتاب فتوحات مکیہ میں حروف کے بارہ میں فرماتے ہیں۔

"ہمارے نزدیک اور دیگر ارباب کشف کے نزدیک حروف ۔۔۔۔۔۔۔ دیگر امتوں کی طرح امم کی صورت میں ہیں حروف کی صورتوں کے اندر ارواح مدبرہ ہیں۔ جو زندہ اور بولنے والی ہیں اور اپنے پروردگار کی دلی بشاشت سے تسبیح کرتی ہیں"۔

درحقیقت حضرت شیخ محی الدین ابن عربی کا یہ قول قرآن کریم کی بہت سی ان آیات سے مطابقت رکھتا ہے جن میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ہر چیز اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید کرتی ہے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں

"تعلیم زبان خدا کی طرف سے ہے پس الفاظ اور حروف مقررہ خدا ہی نے انسان کو سکھلائے ہیں"۔

(براہین احمدیہ)

جیسا کہ پہلے ذکر کیا جا چکا ہے کہ شیخ علی ودّہ نے کتاب محاضرۃ الاوائل و مسامرۃ الآواخرمیں تفسیر الفصول کے حوالہ سے عربی کے حروف تہجی کی تعداد ۲۹ بیان کی ہے بعض دیگر اہل تحقیق نے بھی انہیں ۲۹ بتایا ہے اور "لا" کو ایک حرف قرار دیا ہے بعض نے اس سے اختلاف کیا ہے اور ء (ہمزہ) کو بھی حروف تہجی میں شمار کیا ہے اور اس طرح ۲۹ حروف کی تعداد پوری کی ہے۔ لیکن اس میں بھی اختلاف ہے۔ اہل جمل و وفق و دعوت و سیمیا اور دیگر اہل تحقیق متفقہ طور پر ہمزہ کو حروف تہجی میں شامل نہیں کرتے اور حروف تہجی کو ۲۸ ہی شمار کرتے ہیں چنانچہ جاربردی نے شرح شافیہ میں لکھا ہے کہ حروف تہجی ۲۸ ہیں۔ ہمزہ ان میں شامل نہیں اس لئے کہ ہمزہ کی اپنی کوئی شکل نہیں یہ کبھی "واوٗ" کبھی "ی" اور کبھی الف کی شکل اختیار کر لیتا ہے اسی طرح "لا" کو اس لئے حرف تسلیم نہیں کیا جاسکتا کہ "ل" اور "الف" کا مجموعہ ہے اور یہ ایک حرف نہیں بلکہ دو ہیں سامی حروف ۲۸ ہیں۔ عبرانی آرامی سریانی نے ۲۲ کو قبول کیا ہے۔ جنوبی عرب کی قدیم زبانوں میں ۲۸ حروف تھے اور عربی حروف تہجی کے ۲۸ مسلّمہ ہیں اور یہ ایک مکمل نظام حروف کے آئینہ دار ہیں اور اس نظام میں عجیب و غریب اسرار ہیں۔

مندرجہ بالا بحث اور حوالہ جات سے حروف کی ماہیت واضح ہو جاتی ہے۔ خلاصہ کلام یہ کہ:۔

-- حروف علوم اولین و آخرین کی اساس اور آئمۃ الالفاظ ہیں۔

-- الفاظ اور حروف مقررہ خدا تعالیٰ نے انسان کو سکھائے۔

-- عناصر کلام (یعنی حروف اور چھوٹے چھوٹے فقرات) بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے ہیں

-- متعدد اسرار و رموز حروف کی صورت میں خدائے علیم و خبیر نے انبیاء اولیاء اور بہت سے اہل اللہ پر منکشف کئے جو اپنے وقت پر الم نشرح ہوئے۔

-- خدا تعالیٰ نے ازل سے یہی چاہا ہے کہ الٰہیات کے سر مکتوم اور قفل کے لئے یہی زبان (عربی جو حروف کا مجموعہ ہے) کنجی ہو۔

-- حروف کے ذریعہ تمام کامل صداقتیں ظہور میں آئیں

-- حروف کی صورتوں کے اندر ارواح مدبرہ ہیں جو زندہ اور بولنے والی ہیں

-- قرآن کریم میں علم الحروف کی طرف اشارات ہیں

-- ہر ایک امت کا بھید اس کی کتاب میں ہے اور کتاب اللہ کا بھید حروف میں

-- حروف اور مذہب کا چولی دامن کا ساتھ ہے

-- حروف میں تمام نازل شدہ کتابوں اور صحیفوں کے اسرار ہیں

-- حروف کے اندر ایک مربوط مضمون ہے

-- حروف اسرار و رموز کا گنجینہ ہیں

-- حروف کی تاثیرات ہیں

-- دنیا بھر کی زبانیں حروف میں لکھی جاتی ہیں

بایں ہمہ ہمارا یہ دعویٰ نہیں ہے کہ ہماری یہ تحقیق حرف آخر ہے۔ بلکہ اولی الالباب کے لئے دعوتِ فکر و تدبر کا ایک لامتناہی سلسلہ ہنوز باقی ہے۔

-یَغُوصُ البَحرَ مَنْ طَلَبَ اللآلِی-

انسان کو چاہئے کہ دعا کے متعلق جو شرائط ہیں انہیں ملحوظ رکھے دعا پر اتنا زور دے جتنا مناسب ہو۔ گھبراہٹ نہ ہو۔ تا شرک نہ پایا جائے ادب کا خیال ہو۔ کوئی دعا الٰہی سنت کے خلاف نہ ہو۔ اخلاص جوش اور تڑپ ہو۔ پھر دعا کی قبولیت کے سامان مہیا کئے جائیں۔ مثلاً صدقہ خیرات اور عبادت پر زور ہو۔ ان سامانوں اور شرائط کے بعد اگر دعا کی جائے تو قبول ہو جاتی ہے لیکن خدا جسے چاہے رد بھی کر دیتا ہے۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بشریٰ قریشی

صبر ـــ ایک بلند و اعلیٰ صفت

انسانوں میں پائی جانے والی ساری صفات میں سے ایک صفت وہ بھی ہے جس کا نام صبر ہے یہ ایک بہت بلند و اعلیٰ صفت قرار دی گئی ہے اور اس صفت کا حامل اللہ رب العزت کے اس قدر قریب پہنچ جاتا ہے کہ درمیان میں کوئی پردہ حائل نہیں ہوتا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ بزرگ و برتر نے فرمایا کہ اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ صبر بظاہر ایک چھوٹا سا لفظ ہے مگر حقیقت میں ایک جہان معنی اپنے اندر سمیٹے ہوئے ہے مصائب اور مشکل کے وقت جزع و فزع سے کام نہ لینا اپنی مصیبت کا کسی کے آگے شکوہ نہ کرنا اور ہمت و استقلال کے ساتھ مشکلات کے آگے ڈٹ جانا صبر کہلاتا ہے دین حق اپنے پیروکاروں کو صبر کرنے کی تلقین کرتے ہوئے صابرین کی کچھ اس طرح تعریف کرتا ہے کہ صابر ہیں وہ بندے کہ جب انہیں کوئی دکھ 'تکلیف' پریشانی' مصیبت پہنچتی ہے تو ان کی تمام تر توجہ فقط خالق کائنات کی طرف پھر جاتی ہے اور وہ یہ کہتے ہیں کہ اگر خدا ہے تو پھر مایوسی کیسی؟ کیونکہ ہر قسم کی مصیبت اور مشکل کو دور کر دینے والی صرف وہی ہستی ہے۔ عظمتوں کے بڑے بلند مقام پر فائز ہوتے ہیں وہ لوگ جو صبر و تحمل کے ساتھ باری تعالیٰ کی رضا کی راہوں پر پیشانی کے اوپر کوئی بل ڈالے بغیر کہتے ہیں کہ۔

راضی ہیں ہم اسی میں جس میں تیری رضا ہو

خدا تعالیٰ کی رضا میں صبر و تحمل کے ساتھ راضی رہنے والے لوگ رنج و غم اور آفات و مصائب کے عالم میں صبر و ضبط کی وہ درخشاں مثال قائم کر دیتے ہیں جو رہتی دنیا تک امر ہو جاتی ہے اور اس صبر کے نتیجے میں انہیں جنتوں کی وعید سنائی جاتی ہے بقول شاعر۔

انہیں جنتوں کی نوید دی جنہیں شان صبر و قرار دی

اور اس دنیا میں بھی ان پر خوشیوں اور راحتوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں صابرین ہر وقت اللہ تعالیٰ کو اپنے قریب پاتے ہیں۔ یا یہ کہ صبر اختیار کرنے والے کے ساتھ تائید ایزدی ہر وقت شامل رہتی ہے اور جب بندہ و آقا ایک ہو جاتے ہیں تو ان کی تمام دعائیں ساری التجائیں اس کے حضور شرف باریابی حاصل کرنے کے بعد سرخرو ہو جاتی ہیں اور بندے اس لذت سے آشنا ہو جاتے ہیں جسے صبر کا پھل میٹھا ہے کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے. جماعت احمدیہ' خوشنودی ربّ العزت کی خاطر اور اس کی رضا کی راہوں میں جتنی تکالیف اور پریشانیاں برداشت کر رہی ہے اور کرتی رہی ہے اس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمتوں' فضلوں اور اپنے پیار اور راحتوں کے دران پر وا کر دیئے ہیں جس کی بہت بڑی مثال پیارے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے جدائی اور پھر ملن کی حسین گھڑیوں کی صورت میں بخش دی ہے ایک وقت تھا کہ جب پیارے آقا جدا ہوئے لوگ گریہ کناں تھے آنسو بارگاہ ایزدی میں گرتے تھے کچھ اس طرح کہ زبانیں ہر قسم کے شکوہ و شکایت سے عاری تھیں۔ مگر دلوں کی دھڑکنیں زبان کی صورت اختیار کر گئی تھیں آہ و زاری ہوتی تھی مگر صبر و تحمل کے ساتھ آنسوؤں کی زبان رنگ لائی صبر و تحمل نے شرف قبولیت کی سند حاصل کی اور اب یہ وقت بھی آیا کہ کل تک حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نظروں سے اوجھل تھے تو دل بے قرار تھے اور اب رحمت ایزدی سے ہر خطبہ دوہری خوشیوں کا پیغامبر بن کر آتا ہے حضور کا مسکراتا چہرہ پیار بھری شفیق نظریں دکھے دلوں کو ڈھارس پہنچاتی ہیں۔ اور دل تسکین پاتے ہیں بے قراری کو قرار مل جاتا ہے۔ یہ سب کیسے ہوا؟ اسے ربّ قدوس کا فضل و کرم کہا جا سکتا ہے جو صبر و قرار کے نتیجے میں ظہور پذیر ہوا۔

صبر کو اس لئے ایک اعلیٰ و ارفع صفت کا نام دیا گیا ہے کہ دکھ اور مصیبت کے عالم میں واویلا نہ کرنا اور تقدیر کو برا بھلا نہ کہنا نفس کا بہت بڑا جہاد ہے۔ کسی نے کیا خوب کہا کہ چھوٹے چھوٹے غم اور دکھ واویلا مچاتے ہیں اور بڑے غم خاموش کر دیتے ہیں۔ ہم میں سے اکثر لوگ اس مقولے پر پورے اترتے ہیں۔ چھوٹی تکالیف اور دکھوں پر بلبلا اٹھتے ہیں' حتیٰ کہ دوسروں کو بھی مصیبت کے سلسلہ میں مورد الزام ٹھہراتے ہیں یونان کے عظیم فلسفی افلاطون کا ایک قول ہے کہ ہر مشکل انسان کا امتحان لینے کے لئے آتی ہے' اس جملہ میں چھپے فلسفے پر اگر غور کیا جائے تو ہم میں سے بہت سے لوگ اس انفرادی مشکل کے امتحان میں فیل ہوتے نظر آتے ہیں انسانی زندگی میں دکھوں اور سکھوں کا آپس میں چولی دامن کا ساتھ ہے سکھ کا ہر لمحہ بہت جلدی گزرتا دکھائی دیتا ہے اور دکھ کا ہر لمحہ سالوں پر محیط دکھائی دیتا ہے شب و روز کی تلخیاں امرت سمجھ کر پی جانا۔ بڑے دل گردے کا کام ہے کیوں کہ یہ وہ تلخیاں ہوتی ہیں جو زہر بن کر بوند بوند رگوں میں اتر جاتی ہیں گردش ایام کی تلخیاں بندوں کے محسوسات پر خنجر بن کر چلتی ہیں تو بہت سے لوگ ان خنجروں کے گھاؤ کو برداشت نہیں کر پاتے اور یہ وہ وقت ہوتا ہے جب بندے کے ظرف کا امتحان شروع ہوتا ہے آزمائشوں اور مصیبتوں کے اس امتحان میں وہی کامیاب قرار پاتا ہے جس کا نفس اس کے اپنے قابو میں ہوتا ہے یہ وہ موقعہ ہے جہاں صبر و ضبط' تحمل' برداشت کا عظیم نمونہ پیش کرنا پڑتا ہے غم' دکھ' پریشانیاں جب زندگی کے روشن چہرے پر اپنا سیاہ آنچل پھیلاتے ہیں تو محسوس یہ ہوتا ہے کہ جیسے یہ سیاہ دن کبھی ختم ہی نہ ہوں گے ایسے میں کچھ بجھائی نہیں دیتا سوائے اپنی حرماں نصیبوں کے۔ زندگی کے ہاتھوں لگے نئے اور پرانے چر کے ایک ایک کر کے یاد آنے لگتے ہیں۔ ہنستے مسکراتے چہرے اپنی خوشیوں کے قاتل لگتے ہیں اور تمام دنیا سے شاکی کر دیتے ہیں تلخ سوچیں- کائنات کے حسین و جمیل نظارے جن کی دلفریبی روح میں اتر جاتی ہے بدصورت دکھائی دیتے ہیں۔ سوچیں منفی رخ اختیار کر لیتی ہیں کچھ اس طرح کہ۔

زندگی کے روز و شب اتنے پریشاں ہو گئے
زندگی کے نام سے اک خوف سا آنے لگا

اور کچھ ایسے بھی ہوتے ہیں جنہیں مصائب کے اس دور میں زندگی ایک بوجھ کی صورت دکھائی دیتی اور موت ان کے لئے حیات بن جاتی ہے اور وہ برملا کہتے ہیں کہ۔

کون سہہ سکتا ہے حیاتِ جاوداں کی تلخیاں
زندگی پر موت کا کتنا بڑا احسان ہے

اور بعض تو ایسے ہوتے ہیں جو تلخی ایام برداشت ہی نہیں کر پاتے شور و غل مچاتے ہیں دنیا اور تقدیر کو برا بھلا کہنے کے بعد ان کی سوچوں کا دھارا اس ہستی کی طرف مڑ جاتا ہے جو تخلیق کار ہے اور اس موقع پر. بے صبری کی ایک ٹھوکر انہیں شرک کی عمیق دلدل میں گرا دیتی ہے کہ وہ دوبارہ اٹھنے کے قابل نہیں رہتے اور غموں کے نتیجے میں ان کے حواس جاتے رہتے ہیں اور عقل اور عمل کرنے کی قوت ان سے چھن جاتی ہے اور وہ خدائی تائید و نصرت سے محروم ہو جاتے ہیں۔ حالانکہ اس موقعہ پر صبر ان کے لئے عظیم الشان بشارت بن سکتا ہے وہ اس حقیقت سے ناآشنا ہوتے ہیں کہ ارضی و سماوی آفات پر دل سے اناللہ کہنے پر اللہ تعالیٰ انہیں اپنی بخشش سے حصہ دیتا ہے اور ان کے نقصانات کا ازالہ کر دیتا ہے کچھ اس طرح کہ ان کے دکھ سکھ میں اور غم خوشی میں بدل جاتے ہیں ناکامی کامیابی اور تکلیف راحت میں بدل جاتی ہے اور یہ صرف صبر کرنے کے نتیجے میں رونما ہوتا ہے اس لئے کہا جاتا ہے کہ صبر ایک بلند و اعلیٰ ترین صفت ہے جسے اپنانے والے کے دین و دنیا سنور جاتے ہیں کم حوصلہ لوگ مصیبت میں صبر کی نفی کرتے ہیں اور دین و دنیا میں ملامت کا باعث بن جاتے ہیں اور جو ربّ العزت کی محبت میں ڈوبے ہوتے ہیں ان پر جب آزمائشیں آتی ہیں تو وہ مشکل کشا صرف اپنے رب کو جانتے ہوئے اسی کے آگے سر بسجود رہتے ہیں۔ ایسے میں

باقی ص ۷ پر

بقیہ صفحہ ۳

کرو کیا یہ وہی خصلتیں نہیں جو بچپن ہی میں بچہ سیکھتا ہے کیا وہ اس کی چھوٹی چھوٹی بے ضرر نظر آنے والی عادتیں ہی نہیں جو سارے گناہوں کا موجب ہوتی ہیں۔ ماں باپ کہتے ہیں کہ جی بچہ ہے۔ اس لئے فلاں فلاں فعل کرتا ہے مگر کیا بچپن ہی کا زمانہ وہ زمانہ نہیں ہے جب سب سے زیادہ گہری جگہ پکڑنے والے نقش جمتے ہیں ایک شخص جو کسی کا مال چوری کر کے لے جاتا ہے۔ اسے اگر بچپن میں اپنے نفس پر قابو کرنا سکھایا جاتا تو وہ بڑا ہو کر چوری کا کیوں مرتکب ہوتا۔ ایک شخص جہاد کے لئے جاتا ہے مگر دشمن سے ڈر کر بھاگ آتا ہے۔ لوگ کہتے ہیں کیا خبیث ہے۔ مگر غور کرو کیا اسے وہی بزدلی پیدا کرنے والے قصے نہیں بھگا لائے جو ماں اسے بچپن میں سنایا کرتی تھی۔

اسی طرح غصہ ہے۔ بچپن میں ماں باپ خیال نہیں کرتے اس وجہ سے بچہ بڑا ہو کر ہر ایک سے لڑتا پھرتا ہے۔

پھر کیا گناہ قوت ارادہ کی کمی سے پیدا نہیں ہوتا۔ اور کیا یہ کمی کسی سبب کے بغیر ہی پیدا ہو جاتی ہے۔ آخر وجہ کیا ہے کہ انسان ساری عمر ارادے کر کر کے توڑتا رہتا ہے مگر اس سے کچھ نہیں بنتا۔ یہ ارادہ کی کمی ایک ہی دن میں تو نہیں پیدا ہو جاتی بلکہ یہ بھی بچپن میں اور صرف بچپن میں پیدا ہوتی ہے۔ ورنہ کیا سبب ہے کہ باوجود سچی خواہش کے کہ میں فلاں بدی کو چھوڑ دوں یا اسے چھوڑ نہیں سکتا اگر تربیت خراب نہ ہوتی تو انسان کی اصلاح کے لئے صرف اس قدر کہہ دینا کافی تھا کہ فلاں بات بری ہے اور وہ اسے چھوڑ دیتا۔ اور وہ بات اچھی ہے اور وہ اسے اختیار کر لیتا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات واقعات و شخصیات ________ نون سین

اردن / اسرائیل معاہدہ؟

ایک عرصے سے یہ خبریں ملتی رہی ہیں کہ اردن اور اسرائیل کا آپس میں امن معاہدہ طے پا جانے والا ہے۔ اب پتہ چلا ہے کہ اردن اور شام نے آپس میں یہ معاہدہ کیا ہے کہ اسرائیل کے ساتھ الگ الگ معاہدے نہ کئے جائیں یہ بات خاص طور پر اردن کے سرکاری افسروں اور ان کے سفارت کاروں نے کہی ہے۔ پہلے بھی اردن اور شام کا یہی موقف تھا لیکن اب جب کہ اردن کے شاہ حسین نے شام کے صدر حافظ الاسد سے سوموار کے روز ملاقات کی تو اس میں اس ارادے کا اظہار کیا کہ معاہدے اس طرح الگ الگ نہیں ہونے چاہئیں۔ انہوں نے کہا کہ عربوں کو چاہئے کہ وہ ایک ایسا معاہدہ کریں جو ہر طرح مکمل ہو اور جس میں سب عربوں کے مفادات کا خیال رکھا جائے یہ نہیں کہ عرب ممالک ایک ایک کرکے اپنے اپنے مفاد کے مطابق اسرائیل سے معاہدہ کر لیں۔ ایسا کرنے سے عربوں کا اتحاد قائم نہیں رہ سکے گا۔ اور اجتماعی طور پر ان کے مفاد کو بھی زد پہنچے گی۔ شاہ حسین اور حافظ الاسد نے آئندہ ماہ امریکہ میں سیکرٹری آف سٹیٹ سے جو گفتگو ہونے والی ہے اس کے متعلق بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے اردن کے اخباروں نے شاہ حسین کی شام میں گفتگو کو سراہا ہے۔ اور کہا ہے کہ یہ ایک ایسی بات ہے جس سے عربوں کا اتحاد مضبوط ہو گا اور قیام امن کے سلسلے میں جو کچھ وہ کریں گے وہ ان کے تحفظ کا باعث ہو گا۔ کہا جاتا ہے کہ بعض اوقات اردن یہ چاہتا رہا ہے اور بعض خطرات کے پیش نظر اس کی یہ خواہش رہی ہے کہ وہ اسرائیل کے ساتھ الگ معاہدہ کرے لیکن اب پتہ چلا کہ وہ ایسا نہیں کرنا چاہتا۔

بوسنیا کے لئے امدادی قافلے

کئی مہینوں سے بوسنیا میں وہ کانوائے داخل نہیں ہو سکے تھے جو ان کے لئے ضروریات زندگی لے کر جا رہے تھے۔ چنانچہ بوسنیا کے لوگوں کو اس مہینہ خاصی مشکلات پیش آئیں۔ اشیائے خورونوش کی کمی کی وجہ سے بھی اور سردی کے شدید ہو جانے کے باعث بھی۔ لیکن اب بتایا گیا ہے کہ یہ کانوائے آگے بڑھنا شروع ہو گئے ہیں جو وسطی بوسنیا میں ضروریات زندگی لے کر جائیں گے۔ اس کانوائے میں ۱۰۰ ٹن امدادی سامان شامل ہے۔ اس نے ایک رات شمالی بوسنیا کے شہر بانجالیکا میں گزاری جہاں سے وہ وسطی علاقے میں جانا شروع ہو گئے ہیں۔ یہ کانوائے زغرب کے راستے جا رہے ہیں اور وہاں جانے کے لئے انہوں نے پاس حاصل کئے ہیں۔ ۴۰ ٹرکوں کا ایک مزید کانوائے جو ۲۵۰ ٹن سامان لے کر جانے والا تھا اور جسے جنوبی شہر میں جانا تھا وہ بھی رواں دواں ہے۔ اقوام متحدہ کے ہائی کمشنر برائے مہاجرین کے دفتر سے یہ کانوائے چلتے ہیں اور اپنے اپنے مقام پر پہنچنے کے لئے بہت زیادہ وقت لیتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ راستے صاف نہیں ہیں۔ اور انہیں آگے بڑھنے کی اجازت نہیں دی جاتی۔ اور ان کا فیصلہ یہ ہے کہ مزاحمت کے باوجود کسی پر گولی نہیں چلانی۔

اسرائیل پی۔ ایل۔ او معاہدہ

بتایا گیا ہے کہ گزشتہ بدھ کے روز اسرائیل اور پی۔ ایل۔ او کے افسروں کے درمیان صحت تعلیم اور بعض دوسرے امور کے سلسلے میں گفتگو ہوئی۔ گفتگو کا مقصد یہ تھا کہ اسرائیل ان امور میں اقتدار فلسطینیوں کو سونپ دے یعنی غازہ اور حریکو میں۔ اقتدار سونپنے کا اصل وقت اگلا مہینہ ہے۔ فلسطینیوں کی طرف سے جن افراد نے اس وقت گفت و شنید میں حصہ لیا وہ ان کے ہمراہ تیونس کے پی۔ ایل او کے دفتر میں کام کرنے والے جمال تعریفی تھے۔ ان کے مقابلے میں اسرائیل کے آٹھ رکنی وفد کے سربراہ اسرائیل کی مغربی کنارے میں شہری انتظامیہ کے سربراہ گاری ظہر تھے۔ اس سلسلے میں کمیٹیاں تو بہت سی بن چکی ہیں اور ساری اپنی اپنی جگہ پر کام کر رہی ہیں لیکن یہ کمیٹی حال ہی میں بنی ہے اور اس کے ذمے صحیح طور پر غازہ سٹرپ کے متعلق غور کرنا ہے۔ اسرائیل اور پی۔ ایل۔ او کے افسران نے اپنی گفتگو کا ساتواں راونڈ منگل کے روز قاہرہ میں شروع کیا۔ اس گفتگو کا موضوع حفاظتی تدابیر اور اسرائیلی افسروں کا وہاں سے تبادلہ تھا۔ پی۔ ایل۔ او کے ایک ذریعہ نے بتایا ہے کہ بات تو آگے بڑھی ہے لیکن شائد یہ کہا جانا چاہئے کہ زیادہ تسلی بخش طور پر نہیں۔ اس گفتگو میں دس ہزار فلسطینی قیدیوں کی رہائی کا مسئلہ بھی شامل تھا۔ جس پر بعض اختلافات اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔ پی۔ ایل۔ او کی خواہش ہے کہ یہ تمام قیدی بیک وقت رہا کئے جائیں۔ جب کہ اسرائیل ان کو بالاقساط رہا کرنا چاہتا ہے۔ اس کے علاوہ ایک معاہدے کی تحریر کے الفاظ پر بھی اختلاف پیدا ہو چکا ہے۔ پی۔ ایل۔ او کے بعض مطالبات ایسے ہیں جنہیں اسرائیل ماننے کے لئے تیار نہیں۔

اردن اور شام کا اسرائیل سے معاہدہ

بتایا گیا ہے کہ اردن کے شاہ حسین نے اپنی پارلیمنٹ سے کہا ہے کہ وہ ان کے اس معاہدے کی توثیق کر دیں جو وہ اسرائیل سے کرنا چاہتے ہیں۔

جیسا کہ ہمارے قارئین جانتے ہیں حال ہی میں شاہ حسین نے شام کے صدر حافظ الاسد سے گفت و شنید میں کہا تھا کہ یہ دونوں ملک مل کر اسرائیل سے کوئی معاہدہ کریں گے الگ معاہدہ کرنے کے خیال کو مسترد کر دیا گیا تھا اب جو شاہ حسین نے اپنی پارلیمنٹ سے کہا ہے کہ وہ ان کے معاہدے کی توثیق کریں تو یوں لگتا ہے کہ یہی معاہدہ شام بھی اسرائیل سے کر رہا ہے۔ یعنی دونوں نے ایک ہی قسم کا ڈرافٹ تیار کیا ہے اور دونوں اپنے اپنے ملک کی پارلیمنٹ کے سامنے پیش کریں گے اگرچہ شاہ حسین اور صدر حافظ الاسد کا ان معاہدوں کو اپنی اپنی پارلیمنٹ کے سامنے پیش کرنا ایک رسمی سی بات ہے لیکن ایسا ہونا ضرور چاہئے۔ تاکہ ان معاہدوں پر صرف شاہ حسین اور صدر حافظ الاسد کے دستخط نہ ہوں بلکہ پارلیمنٹیں بھی ان کی توثیق کرتے ہوئے معاہدے کی ذمہ داری قبول کریں۔ اردن میں حال ہی میں جو انتخابات ہوئے ہیں کہا جاتا ہے کہ ان سے شاہ حسین مطمئن ہیں اگرچہ اکثریت تو ان ہی لوگوں کی ہے جو بنیاد پرست کہلاتے ہیں لیکن انتخابات اس طریق پر کرائے گئے ہیں کہ کسی ایک پارٹی کی پارلیمنٹ میں اکثریت نہ ہو۔

نائیجیریا میں بہتری

نائیجیریا کے ملکی حالات کچھ بہتر ہوتے نظر آ رہے ہیں۔ اگرچہ سول حکومت کو برطرف کرکے جنرل سانی باچا نے دوبارہ فوجی اقتدار قائم کر دیا ہے۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ ان کی پالیسی زیادہ تر افہام و تفہیم کے ساتھ آگے بڑھے گی چنانچہ انہوں نے مشہود ابی اولی کے دو حامیوں کو کابینہ میں لے لیا ہے اور کہا جاتا ہے کہ ایسا انہوں نے مشہود ابی اولی کے ساتھ کئی روز گفتگو کرنے کے بعد کیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ مشہود ابی اولی جو سارے جھگڑے کا مرکزی نقطہ ہیں ان میں اور موجودہ فوجی حکومت میں کسی حد تک افہام تفہیم ہو گئی ہے اور اگر یہی فضا قائم رہی تو اس بات کا امکان ہے کہ فوجی حکومت کچھ دیر قائم رہنے کے بعد انتخابات کروادے اور مشہود ابی اولی کو اس بات کا یقین ہے کہ دوبارہ انتخاب ہونے پر بھی وہ جیت جائیں گے اور اس دفعہ ان کی جیت کا مطلب یہ ہو گا کہ وہ صدر مملکت بن جائیں گے۔

پولیس اور عوام

لاہور ہائیکورٹ کے مسٹر خلیل الرحمان رمدے نے کہا ہے کہ پولیس لوگوں سے جانوروں کا سا سلوک کرتی ہے اس لئے وہ کسی ہمدردی کی مستحق نہیں۔ یہ ریمارکس ایک ضمانت کی درخواست کے سلسلے میں دیئے گئے۔ گوجرانوالہ جیل کے دو افراد نے اس ضمانت کی درخواست دی تھی فاضل جج نے مزید کہا کہ اگر پولیس مسائل کو بہتر طریق پر حل کرے تو یقیناً لوگوں کو اس سلسلے میں عدالت میں آنے کی ضرورت پیش نہیں آئے گی جیسا کہ پہلے کہا گیا ہے گوجرانوالہ جیل میں قید دو افراد نے ضمانت کی درخواست دی تھی اس میں کہا گیا تھا کہ مرید کے پولیس نے انہیں ڈاکے کے جرم میں گرفتار کیا۔ پولیس نے اس کی تحقیق کی اور انہیں شیخوپورہ جیل میں جوڈیشل ریمانڈ پر بھیج دیا اس کے بعد انہیں گوجرانوالہ جیل لیجایا گیا درخواست دہندگان نے مزید کہا کہ انہیں گزشتہ پندرہ ماہ سے جیل میں رکھا گیا ہے اور اس سلسلے میں کوئی عدالتی کاروائی نہیں کی گئی۔ فاضل جج نے ایس ایس پی کو شوکاز نوٹس دیا یہ وہ شخص ہے جو اگست ۱۹۹۲ء سے شیخوپورہ میں سے متعین ہے ان میں ایک سے زیادہ ایس ایس پی صاحبان کا نام لیا جاتا ہے۔ فاضل جج نے تین سپرنٹنڈنٹ جیل صاحبان گوجرانوالہ کو بھی نوٹس دیا وہ بھی وہاں اگست ۱۹۹۲ء سے کام کر رہے ہیں۔ فاضل جج نے ایس ایچ او کو بھی شوکاز نوٹس دیا جو مرید کے پولیس سٹیشن میں اگست ۱۹۹۲ء سے متعین ہیں زیادہ واضح جج صاحب کے یہ ریمارکس ہیں کہ پولیس لوگوں کے ساتھ بہتر سلوک نہیں کرتی بلکہ جانوروں جیسا سلوک کرتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تبدیلی ٹیلی فون نمبر

دفتر خزانہ
پرانا 440 نیا 212240
چوہدری فضل احمد افسر خزانہ گھر
پرانا 445 نیا 212445

محترم شیخ محبوب عالم خالد صاحب
ناظر مال آمد (گھر)
211180
مکرم مرزا لطف الرحمان صاحب (گھر)
پرانا 735 نیا 211482

ڈاکٹر منیر احمد خان صاحب
پرانا 712 نیا 212276

ایم۔ ایس۔ اختر' دارالنصر
211389
نظارت مال آمد ربوہ
پرانا 541 نیا 212271
۱۔ مکرم ولی الرحمان سنوری صاحب۔ (گھر)
پرانا 536 نیا 212249
۳۔ میاں نسیم احمد طاہر صاحب۔ (گھر)
پرانا 717 نیا 212175
۴۔ احمد زمان تنویر صاحب۔ (گھر)
پرانا 888 نیا 211888
۵۔ ڈاکٹر عمران احمد خان' دارالرحمت غربی
پرانا 353 نیا 212286
الحمد جیولرز 211159

بیت الظفر حیدر آباد کا ٹیلی فون نمبر تبدیل ہو گیا ہے۔ مہربانی فرما کر نیا نمبر نوٹ فرمالیں۔
نیا نمبر 82125 پرانا نمبر 83560
(جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ حیدر آباد)

بقیہ صفحہ ۱

طلباء کے لئے =/۵۰۰ روپے ماہوار ہوگی۔ اس کے علاوہ کتب الاؤنس بی ایس سی کے لئے =/۱۰۰۰ روپے بالمقطع اور ایم ایس سی کے لئے =/۱۵۰۰ روپے بالمقطع سالانہ ہوگا۔ نیز ٹیوشن فیس اور ہوسٹل رینٹ رسیدات کے مطابق ملے گا۔ کھانے کے اخراجات =/۴۰۰ روپے ماہانہ کے حسابات سے ملیں گے۔

پاکستان کے تمام شہری بشمول FATA' FANA اور آزاد جموں و کشمیر کے امیدواران کا اپنے مکمل تعلیمی کیرئر میں آ
ڈویژن ہولڈر رہنا ضروری ہے۔ ایسے طلباء و طالبات جن کا بی ایس سی یا ایم ایس سی میں داخلہ ہو چکا ہو۔ یا انہوں نے داخلے کی درخواستیں جمع کروادی ہوں۔ یا ایسے طلباء و طالبات جنہوں نے ایف ایس سی یا بی ایس سی کا امتحان دیا ہوا ہو اور انہیں امید ہو کہ وہ ۶۰ فی صد نمبر حاصل کرلیں گے۔ درخواستیں دے سکتے ہیں۔ وظیفہ کے لئے امیدواران کی اہلیت کا تحریری امتحان بیک وقت اسلام آباد' لاہور' ملتان' بہاولپور' فیصل آباد' پشاور' حیدر آباد' خیرپور' کراچی اور کوئٹہ میں ۳۱۔ دسمبر ۱۹۹۳ء کو ہوگا۔ امتحان انگریزی میں ہوگا۔ کم از کم پچاس فی صد نمبر حاصل کرنا ضروری ہوگا۔ امتحان کا نصاب بی ایس سی کے لئے ایف ایس سی اور بی ایس سی میں رکھے گئے مضامین کا موجودہ نصاب ہوگا۔ جبکہ ایم ایس سی کے لئے نصاب صرف وہی مضمون ہوگا جس میں طالب علم داخلہ لینا چاہتا ہے۔

درخواستیں مقررہ فارم پر ۱۰۔ دسمبر تک درج ذیل پتے پر پہنچ جانی چاہئیں۔

University Grants Commission
National Academy of Higher Education
Sector H-9, Islamabad.

درخواست فارم مندرجہ بالا پتے کے علاوہ۔ تمام ڈگری کالجز کے پرنسپل صاحبان اور یونیورسٹیز سے بھی مل سکتا ہے۔ اس کے علاوہ لاہور' کراچی' جام شورو اور پشاور یونیورسٹی گرانٹس کمیشن کے علاقائی سنٹرز سے بھی حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

مزید معلومات کے لئے خاکسار سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

مہتمم امور طلباء
مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان

بقیہ صفحہ ۵

مصائب اور مشکلات ان کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے۔ اپنے وقت کے جید علماء فضلاء کا جابر بادشاہوں کے دربار میں کلمہ حق کہنا اور اس کی پاداش میں ظلم و جبر کو صبر و تحمل سے برداشت کرنا تاریخ کا روشن پہلو ہے۔ جس کی جیتی جاگتی قریب ترین مثال صاحبزادہ عبداللطیف ہیں آج بھی کلمہ حق کہنے والے برملا حق کا اظہار کرتے ہیں صبر و تحمل کے ساتھ حق کے اس اظہار کی پاداش میں ظلم اور جبر کا نشانہ بنتے ہیں اسیران راہ مولا اور اپنے گھربار حق کی راہ میں لٹانے والے پکار پکار کر کہتے ہیں کہ ؎

نہ بجھا سکیں انہیں آندھیاں جو چراغ ہم نے جلائے تھے
وہ جو لَو ذرا سی بھی کم ہوئی تو لہو سے ہم نے ابھار دی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : ۲۹-نومبر- سردی قدرے بڑھی ہے
ربوہ کا درجہ حرارت :
۲۳ درجے سنٹی گریڈ

○ قومی اسمبلی میں جوہری پروگرام کے بارے میں اپوزیشن کی طرف سے بلائے گئے اجلاس اور اس پر ہونے والی بحث کو حکمران پارٹی نے بڑے ڈرامائی انداز میں ناکام بنادیا۔ اجلاس شروع ہوا تو تلاوت قرآن کریم کے بعد حکمران الائنس کے اراکین ایک ایک کرکے اپنی نشستوں سے اٹھنے شروع ہو گئے صرف وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو اور چند وزراء بیٹھے رہ گئے۔ اس پر حزب اختلاف کے اراکین نے شور مچانا شروع کر دیا کہ حکمران پارٹی کے اراکین کورم توڑ رہے ہیں۔ اس کے بعد احتجاج کے طور پر حزب اختلاف کے اراکین یہ کہتے ہوئے واک آؤٹ کر گئے کہ یہ ایوان آپ کو مبارک ہو۔ اپوزیشن کا یہ واک آؤٹ عملاً بائیکاٹ میں بدل گیا۔ کیونکہ واک آؤٹ کے بعد بھی ۲۵ منٹ کارروائی جاری رہی جس کے بعد سپیکر نے کارروائی یکم دسمبر تک ملتوی کر دی۔

○ قومی اسمبلی میں وزیر خارجہ سردار آصف احمد علی نے ایک تحریری بیان پڑھا جس میں انہوں نے کہا کہ ایٹمی پروگرام نہ تو تبدیل ہو گا اور نہ اسے رول بیک کیا جائے گا۔ یہ پروگرام پرامن ہے اور اس کے ذریعے پاکستان نے زراعت اور صحت کے میدانوں میں بڑے فائدے اٹھائے ہیں۔ وزیر خارجہ نے اس بحث کو قومی اسمبلی میں اٹھانے کی مخالفت کی۔

○ اپوزیشن کی طرف سے بلائے گئے اجلاس میں قائد حزب اختلاف موجود نہ تھے جبکہ قائد ایوان سارا وقت تشریف فرما رہیں۔

○ قومی اسمبلی کا اجلاس ملتوی ہونے کے بعد ڈپٹی اپوزیشن لیڈر مسٹر گوہر ایوب نے کہا کہ ہم نے ایٹمی پروگرام منجمد ہونے کے بارے میں بحث ہمیشہ کے لئے ختم کرنے کے لئے اجلاس بلایا تھا حزب اختلاف کے اراکین بند کمرے میں حکومت کا موقف سننا چاہتے تھے۔ لیکن حکومت نے یہ کوشش ناکام بنادی۔

○ قومی اسمبلی میں اپوزیشن اور حکومتی اراکین کے درمیان سخت تلخ کلامی ہوئی ایک دوسرے کو غدار اور لٹیرے قرار دیا گیا۔ وزیر اعظم بے نظیر اپنے ارکین کو بیٹھنے کے لئے اشارے کرتی رہیں۔ دونوں اطراف سے شیم شیم کے نعرے بلند کئے گئے۔ سخت شور کی وجہ سے کان پڑی آواز سنائی نہ دیتی تھی۔ سپیکر یوسف رضا گیلانی کی آرڈر ان ہاؤس کی آواز شور میں دب گئی۔

○ پیپلز پارٹی اور اس کی حلیف جماعتوں نے فیصلہ کیا ہے کہ ایٹمی پالیسی پر کھلے عام بحث کی اجازت نہ دی جائے۔ یہ بھی طے کیا گیا ہے کہ اپوزیشن کی طرف سے بلائے گئے اجلاس میں کورم پورا کرنے کی ذمہ داری اپوزیشن کی ہے۔

○ وزیر اعظم نے کہا ہے کہ **پریسلر** ترمیم ختم کروانے کے لئے اپوزیشن اور حکومت کو مکمل تعاون کرنا پڑے گا ہم کسی صورت میں اپوزیشن کو ناراض نہیں کر سکتے۔ انہوں نے کہا کہ **پریسلر** ترمیم کی تلوار ختم ہونے کو ہے۔ ایٹمی پروگرام رول بیک نہیں کریں گے۔

○ قائد حزب اختلاف میاں نواز شریف نے کہا ہے کہ کشمیر پر کسی قسم کی سودا بازی برداشت نہیں کی جائے گی۔ انہوں نے الزام لگایا کہ بے نظیر نے مسئلہ کشمیر پر جنرل اسمبلی سے قرار داد واپس لے لی ہے اور اب بھارت سے بات چیت کے لئے بے قرار ہیں۔ انہوں نے کہا کہ چار دن کی یہ تاریکی جلد چھٹ جائے گی۔ ہم نے لوٹوں کو مسترد کر دیا ہے۔ اس وقت پنجاب میں لوٹا لیگ حکومت کر رہی ہے۔

○ مقبوضہ کشمیر کے قصبے سوپور میں فوجی اپریشن سے ۲۴۱ بے گناہ کشمیری شہید ہو گئے۔ ۵۰ بھارتی فوجی بھی ہلاک ہوئے ایک سال میں دوسری بار "منی پاکستان" کی شہرت رکھنے والے قصبے کو جلا کر خاکستر کر دیا گیا۔ بھارتی فوج کے ایک لاکھ سے زائد فوجیوں نے کئی جنگی طیاروں، گن شپ، ہیلی کاپٹروں ٹینکوں اور بھاری توپخانے سے جارحانہ حملہ کیا۔ بی بی سی نے کہا ہے کہ طویل عرصہ کے بعد اتنی زبردست کارروائی کی گئی ہے۔ ریڈیو تہران نے بتایا ہے کہ معصوم بچوں کو بھی گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا۔ سینکڑوں عام شہریوں کو گرفتار کرکے انہیں حریت پسند قرار دے دیا گیا۔ ۳۰۔ مکانات اور ایک گوردوارہ کو آگ لگا دی گئی۔ علاقے میں ہر طرف دھواں پھیلا ہوا ہے۔

○ صوبہ سرحد کی اسمبلی نے ایک متفقہ قرار داد منظور کی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ واپڈا کو صوبہ سرحد کی منظوری کے بغیر نجی شعبے میں نہ دیا جائے۔ یہ قرار داد حکمران اے این پی کے حاجی عدیل نے پیش کی۔ اس کا مسودہ حزب اختلاف اور حزب اقتدار کے اراکین نے مشترکہ طور پر تیار کیا ہے۔

○ جام صادق دور کے صوبہ سندھ کے ۳۵۔ اعلیٰ افسران کے بیرون ملک جانے پر پابندی عائد کر دی گئی ہے۔

○ بیگم نصرت بھٹو نے کہا ہے کہ سندھ میں ڈکیتی اور اغوا کی وارداتوں میں ایم کیو ایم ملوث ہے انہوں نے کہا کہ بدقسمتی سے ۲۰ سال سے پیپلز پارٹی پر چند لوگ قابض ہیں جو الیکشن نہیں کرانا چاہتے۔

○ امریکہ کے سینیٹر لیری پریسلر عنقریب پاکستان کا دورہ کریں گے۔

○ فرانس نے پاکستان کو جدید ترین آبدوزوں کی پیشکش کر دی ہے پاکستان اپنے بحری بیڑے کو جدید بنانے کے لئے ایک سو ملین ڈالر کی رقم خرچ کرے گا۔

تلاش گمشدہ

○ ایک سونے کا لاکٹ وزنی ڈیڑھ تولہ دارالضیافت سے میجر نذیر احمد صاحب کے گھر جاتے ہوئے کہیں گر گیا ہے۔ کسی کو ملے تو دفتر صدر عمومی میں پہنچا دیں۔

• جرسی • سویٹر • بچگانہ سوٹ
شاد شاپنگ سنٹر اقصیٰ روڈ ربوہ
فون : ۲۱۲۲۵۴

زچگی سے متعلق پیش آمدہ پیچیدہ مراحل میں (سوائے ڈیلیوری) بفضلہ تعالیٰ ہومیو پیتھی کی سالہا سال سے آزمودہ
معاون دایہ ادویات
سے استفادہ فرمائیں۔ لٹریچر فری
نذیر ہومیو سنٹر دارالعلوم شرقی ساہیوال روڈ ربوہ فون ۲۱۱۵۹۷

زکام اور گلے کی خرابی کا بروقت، مفید اور موثر علاج
قند شفاء
جوشاندے کا انسٹنٹ پوڈر نہایت سریع الاثر قیمت فی ڈبی ۱۲/-
حب سعال
کھانسی خشک ہو یا تر۔ گلے کی خراش ہو یا نزلہ شروع ہو ایک گولی منہ میں رکھ کر چوسیں قیمت فی ڈبی ۱۰/-
بیماری نہ بھی ہو تو آجکل کے خشک موسم میں پیش بندی کے طور استعمال کیجئے • ربوہ کے ہر دکاندار سے طلب کریں۔ • دکاندار حضرات معقول کمیشن پر مال لے سکتے ہیں
• بیرون جات کے مریض بذریعہ ڈاک طلب کریں
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
فون : ۲۱۱۵۳۸

ضرورت برائے ملازمین
وائر کیمیکل کمپنی فیصل آباد کو مندرجہ ذیل اسامیوں کیلئے محنتی اور دیانت دار ملازمین کی ضرورت ہے۔
• سیلز منیجر ابتدائی تنخواہ ۵۰۰۰/- روپے تجربہ کم از کم ۵ سال
• فیکٹری سپروائزر ابتدائی تنخواہ ۳۰۰۰/- روپے کسی فیکٹری کو چلانے کا کم از کم ۵ سالہ تجربہ
• سیلز مین " ۲۰۰۰/- تجربہ کم از کم ۲ سال
• ڈرائیور " ۱۷۰۰/- ۲۷۸ لائسنس تجربہ کم از کم ۵ سال
• گن مین (رات کی ڈیوٹی کیلئے) ذاتی لائسنس معہ گن
مندرجہ بالا تنخواہیں ابتدائی ہیں جو کہ حسب قابلیت بڑھائی جائیں گی۔ خواہشمند افراد اپنی درخواستیں صدر صاحب / امیر صاحب ضلع کی تصدیق کے ساتھ ۱۷ دسمبر ۱۹۹۳ء سے پہلے پہلے پہنچا دیں اور انٹرویو کیلئے ۱۷ دسمبر ۱۹۹۳ء کو مندرجہ ذیل پتہ پر تشریف لائیں
وائر کیمیکل کمپنی (بھائی سوپ والے)
کہکشاں کالونی ربوہ ہیڈ آفس فیصل آباد : بالمقابل نئی جلسہ گاہ
فون : فیکٹری : ۰۴۵۲۴-۶۱۵
رہائش : ۰۴۵۲۴-۳۴۰ - ۲۱۱۴۷۸
۰۴۱۱-۴۷۷۶۴-۷۱۷۷۶۴

پتہ